جسٹرڈ ایل نمبر ۴۸۸

بسم اللہ الرحمن الرحیم — دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسے قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی کو ظاہر کر دے گا — نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

آئینہ ہے یہ نور سرمد کا — عکس ہے یہ رخ محمد کا

چودھویں کا ہے چاند یہ البدر — فیض ہے یہ غلام احمد کا

ای جہان منتظر خوشباش کاندر بستان — آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

طلع البدر علینا من ثنیۃ الوداع — وجب الشکر علینا ما دعیٰ للہ داع

البدر

نمبر ۵ — نوٹ۔ بیعت کا اشتہار حضرت امام الزمان نے ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو دیا تھا اور ۲۶ دسمبر ۱۹۰۵ء تک ۱۷ واں سال ہے۔ جبکہ البدر نے پورے معنوں کے ساتھ ان چار دہم سال کی یادگار ... فتح و نصرت کا زمانہ طلوع ہو — جلد ۴

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

مسلمانیم از فضل خدا — مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
اں کتاب حق کہ قرآن نام اوست — بادۂ عرفان ما از جام اوست
مہر او با شیر شد اندر بدن — جاں شد و با جاں بدر خواہد شدن
ما بدو نو شیم ہر بے کہ ہست — زد شدہ سیر ابی سیراب کہ ہست
ما ز و یا بیم ہر نور و کمال — وصل دلدار ازل بی او محال
از ملائک و از خبر ہائے معاد — ہر چہ گفت آں مرسل رب العباد
معجزات او ہمہ حق انام ہست — منکر آں مورد لعن خداست
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہر کہ انکاری کند از اشقیاست

اندریں دین آمدہ از مادریم — ہم بریں از دار دنیا بگذریم
آں سوئے کش مہ ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام
ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را بر و شد اختتام
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود — آں نہ از خود از ہماں جا بود
آں نہ از قول او در جان ماست — ہر چہ زو ثابت نشود ایمان ماست
آں ہمہ از حضرت احدیت است — منکر آن مستحق لعنت است
معجزات انبیاء سابقین — آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
یکدم موری از آن روشن نتاب — نزد ما کفر است و خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اوّل۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا۔

دوم۔ یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔

سوم۔ یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اسکی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا۔

چہارم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔

پنجم۔ یہ کہ ہر حال رنج اور راحت اور عسر اور یسر اور نعمت اور بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ ...... وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اسکی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ آگے قدم بڑھائیگا۔

ششم۔ یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آ جائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر یک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔

ہفتم۔ یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔

ہشتم۔ یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر یک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔

نہم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔

دہم۔ یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اسکی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

وہ الفاظ جنہیں حضرت اقدس بیعت لیتے وقت ہاتھ میں ہاتھ دے کر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے

اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ۔ سہ بار۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ۔ سہ بار۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں۔ میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین ثم آمین

پھر اس کے بعد آپ مع حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں۔

عوام سے قیمت ۲ سالانہ ادفا اشاعت ... کارخانہ کی کیفیت پر ہے۔ حتی الوسع کوشش کی جاتی ہے کہ ایک ماہ میں ۴ بار یا ۵ بار ضرور رہے۔

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	یک ماہ	یکبار
پورا صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پورا کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

شرح اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	یک ماہ	یکبار
ربع کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

ایک صفحہ کے لئے فی سطر کالم ... لیکن عموماً کم اجرت ... کی ضمیمہ کی اجرت علاوہ اخراجات مطبع و کاغذ وغیرہ فی صدی ... ہے۔

درس قرآن سے کچھ

سورہ ہود رکوع نمبر ۴

ہم نے مختصر نوٹ درس قران شریف سے درج کئے ہیں۔ اگر آپ حقیقۃً ان سے مستفید ہونا چاہتے ہیں۔ تو اول قرآن شریف کا وہی رکوع کہولکر مطالعہ کیجئے۔ اور ان نوٹوں سے مدد لیتے جایئے۔ جو اشکال اور شبہات پیش آویں۔ اُن سے بذریعہ خط اطلاع دیویں۔ تا اُن کا حل اخبار میں دیا جاوے۔

واوحی الیٰ نوح انہ لن یؤمن من قومک الا من قد امن فلا تبتئس بما کانو یفعلون ٥

فلا تبتئس یعنے جو محنت تبلیغ حق میں اور انذار میں تو نے کی ہے۔ اور اس کے مقابل پر جو کچھ یہ لوگ کر رہے ہیں۔ تو ہرگز مایوس نہ ہو۔ کہ تیری محنت اکارۃ نہ جاویگی۔

فانا نسخر منکم کما تسخرون ث کے معنے اس مقام پر یوں کہ۔ اور اتنی کے ہیں یعنے ہم بھی تمہاری عقلوں پر ہنسنے والے ہیں۔ کیونکہ تم ہمیں ہنستے ہو۔ یا ہم اسیقدر تم پر ہنستے ہیں۔ جسقدر تم ہنستے ہو قوم کے سردار اس لیے ہنستے تھے۔ کہ پانی کا تو نام و نشان نہیں ہے۔ تو یہ کشتی کیوں بن رہی ہے۔ کیا خشکی پر چلیگی۔ اور چونکہ ان کو وہ آنکھ حاصل تھی۔ اس لئے نوح ان کی کم عقلی پر ہنستا تہا۔

عذاب مقیم یعنے جب وہ عذاب آجاویگا۔ تو ٹلیگا نہیں۔

نوح علیہ السلام کی قوم دجلہ اور فرات کے نواح میں موجود تھی۔ وہاں ایک مقام کے کہنڈرات ابتک موجود ہیں۔ جس کا نام نینوہ ہے۔ موصل کے قریب پہاڑیاں ہیں۔ ان کے دامن میں یہ شہر آباد تہا۔ دونوں طرف چونکہ دریا تہا۔ اس لئے زمین نہایت سرسبز اور بارآور تھی۔ مذہب اس قوم کا بت پرستی تھی۔ جس سے نوح علیہ السلام منع کرتے تھے۔

تنور کے معنے بہت ہیں۔ اور سب ہی اس جگہ چسپاں ہوسکتے ہیں۔ (۱) زمین کی سطح پس فار التنور کے معنے ہوئے۔ سطح زمین پر پانی بہ نکلا۔ (۲) اونچی جگہ۔ معنے ہوئے اونچی جگہ سے پانی نیچے آنے لگا (۳) رات کا پچھلا پہر جب صبح صادق قریب ہوتی ہے۔ اور اکثر ان اوقات میں عذاب الٰہی نازل ہوا کرتا ہے۔

زوجین اثنین ہر ایک شے کا ایک ایک جوڑا۔ یہ مراد نہیں۔ کہ کل روئے زمین کے جانوروں اور مویشیوں کا جوڑا ایک ایک لیا۔ بلکہ قرینہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ چونکہ ایک کشتی میں گذران کرنی تھی۔ اور خدا معلوم۔ اس نے کہاں جاکر ٹھہرنا تہا۔ اس لئے ہر ایک ضرورت کے لحاظ سے ایک ایک جوڑا رکھ لیا۔ چونکہ اللہ تعالےٰ نے اس جگہ تفصیل نہیں دی۔ اس لئے تفصیل لکھنی یا طلب کرنی ضروری نہیں ہے۔

اھلک یعنے مسلمان خویش و اقارب

الا من سبق علیہ القول اس سے اشارہ کفار کیطرف ہے۔ جن کا تعلق برادری یا قومیت کا نوح علیہ السلام سے تہا۔ حکم ہوا ہے کہ ان کو اپنے ہمراہ مت لے۔

ابنہٗ ابن سے مراد نوح کا حقیقی بیٹا نہیں ہے۔ بلکہ نوح کی بیوی کا ایک لڑکا جو اس کے اول خاوند سے تہا۔ وہ مراد ہے۔ چنانچہ آگے لیس من اھلک کہکر صاف کر دیا ہے۔ کہ تیرے اپنے خویش و اقارب سے وہ نہیں ہے۔ اور پھر وعدہ تو مومن خویش و اقارب کی حفاظت کا تہا۔ اور مومن بھی نہ تہا۔ کہ اللہ تعالےٰ اس کے عمل غیر صالح کی شہادت دیتا ہے

یارض ابلعی ماءک ویسماء اقلعی اسے زمین تو پانی کو جذب کرلے اور یہ زمین کا فعل ہے۔ کہ جب اس پر پانی ہو۔ تو وہ آہستہ آہستہ جذب کر لیتی ہے۔ اور اسے بادلو پھٹ جاؤ

انت احکم الحاکمین نوح علیہ السلام فرماتے ہیں۔ کہ تیرا وعدہ تو حق ہے۔ کہ ضرور پورا ہوتا ہے۔ لیکن میرا لڑکا تو نہیں بچا۔ حالانکہ میرے خیال میں اس کے بچانے کا وعدہ تہا۔ لیکن چونکہ تو مالک اور حاکم ہے۔ اس لئے سرنیاز خم ہے۔ اس آیت سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ بعض اسرار الٰہی کو خود انبیاء بھی نہیں سمجھتے۔ اور پھر دعا کے خدا سے تفہیم طلب کرتے ہیں۔ یہ سچی بات ہے۔ کیونکہ اگر ان کا علم بھی خدا کے علم کی طرح محیط ہو۔ تو پھر خدا میں اور ان میں فرق کیا ہوگا۔ چنانچہ اگلی آیت میں نوح کو بتلا دیا۔ کہ وہ لڑکا اس وعدہ میں شامل نہ تہا۔

رب انی اعوذبک ان اسئلک ما لیس لی بہ علم ..... الخ اس آیت میں ایک سر ہے۔ کہ انبیاء لوگ کبھی دعویٰ نہیں کیا کرتے۔ کہ میں آئندہ ایسا نہ کرونگا۔ بلکہ ہمیشہ ترساں لرزاں رہتے ہیں۔ کہ شائد ہم سے کہیں یہ کام نہ ہوجاوے اس لئے اللہ تعالےٰ کی بے نیازی اور کبریائی کو مدنظر رکھ کر دعا کے پیرایہ میں کلام کرتے ہیں۔ کہ میں رب کی پناہ مانگتا ہوں۔ اس بات سے کہ جس کا مجکو علم نہیں۔ وہ مانگوں

اُمم ممن معک وامم سنمتعھم اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ نوح کا طوفان کل روئے زمین پر نہ تہا۔ بلکہ ایک محدود جگہ پر تہا۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ تیرے ساتھ جو گروہ ہے۔ اور اُسپر اور نیز اور گروہوں پر برکت اور سلامتی ہے

تلک من انباء الغیب نوحیھا الیک ما کنت تعلمھا انت ولا قومک یہ ایک پیشگوئی ہے۔ کہ اس میں ایک غیب کی خبر ہے۔ جو ہم نے تیری طرف وحی کی ہے۔ تجھے اور تیری قوم کو اس کا علم نہ تہا۔ وہ خبر یہ ہے۔ کہ تو بھی اپنے زمانہ کا نوح ہے۔ اور تو نے قوم کو عذاب کی خبر دی ہے۔ اور قوم نے تجھے ایک اپنے جیسا آدمی (بشر مثلنا) اور تیری جماعت کو رذیل جانا ہے۔ اور ان کے صاحب فضل ہونے سے انکار کیا ہے۔ اور تمہارے الہامات اور کشوف و رؤیا کی تکذیب کی ہے۔ پس ان پر بھی قوم نوح کیطرح عذاب آنے والا ہے۔ تو نے جو کشتی تقواے اور ایمان کی طیار کی ہے۔ جو اس میں بیٹھے گا۔ وہ بچ جاویگا۔ اور جیسے نوح کے وہ خویش و اقارب جو ایمان نہ لائے ہلاک ہوئے۔ ایسے ہی تیرے بھی بعض خویش و اقارب ہلاک ہونگے۔ اور اور قومیں تجکو ملینگی۔ جن کو برکت اور سلامتی دیجاویگی۔

یہ کہنا۔ کہ غیب سے مراد صرف اس کہانی کی آگہی ہے۔ بالکل غلط ہے۔ کیونکہ اس واقعہ کو تو بہت لوگ جانتے تھے۔ پھر اس میں غیب کیا ہوا۔

لنگر۔ مدرسہ۔ رسالہ۔ اخبارات
یتامیٰ۔ مساکین کے لئے چندے
ارسال کرنے کا خیال رہے
صدقات۔ زکواۃ وغیرہ کے لئے بھی
قادیان کی ضرورتوں کو مدنظر رکھنا چاہیئے

*یہ نشان پروف کی اصلاح کیوقت حضرت حکیم نورالدین صاحب نے کردئے تھے۔ تاکہ مدرسہ کیطرف احباب خصوصیت سے متوجہ ہوں

ایک بی اے کی طرف سے ترک اسلام اور اُس کے چند ایک جوابات پر سرسری نظر

پہلے پہل جب میں نے رسالہ ترک اسلام کا تذکرہ سُنا۔ تو مجھے شک پیدا ہُوا۔ کہ یہ مسٹر عبد الغفور کون ہیں۔ اس شک کی زیادہ تر یہ وجہ تھی۔ کہ ایک صاحب اسی نام کے میرے ہم جماعت بھی رہ چکے تھے۔ اور وہ اسوقت اپنے آپ کو اگنی ہوتری بتلاتے تھے جس سے مجھے گمان غالب ہُوا۔ کہ شاید آپ ہی نے کوئی رنگ نہ بدلا ہو۔ اس امر کی تحقیقات میرے واسطے باعث دلچسپی تھی۔ کیونکہ مجھے بھی مذہبی خیالات سے لگاؤ ہے۔ گو آجکل کے نوجوان ایسی باتوں کو بے فایدہ سمجھ کر ٹالدیتے ہیں۔ مگر تاہم معلوم ہوتا ہے۔ کہ جتنا مذہبی چرچا اس زمانہ میں ہے۔ وہ شاید پہلے کبھی نہ تھا۔ یا یوں کہو۔ کہ ایک جنگ چڑھی ہوئی ہے۔ جس میں عجیب و غریب حربات سے کام لیا جاتا ہے۔ خیر میرا یہاں یہ مطلب نہیں۔ کہ ہر ایک مذہب کے نئے نئے دلائل کا فوٹو کھینچوں۔ بلکہ اصل غرض ایک سرسری نظر ہے۔ سب سے پہلی کتاب جو آریہ سماج کے بانی سبانی پنڈت دیانند صاحب نے غیر مذاہب کے کھنڈن میں لکھی ہے۔ ستیارتھ پرکاش ہے اس کتاب میں اسلام و مسیحیت کی خصوصاً تردید کرنے کی کوشش کی ہے۔ اسلام کے متعلق جو پنڈت صاحب نے لکھا ہے۔ اُس پر میں اس وقت ریمارک کرنے کے لئے تیار نہیں ہوں۔ کیونکہ شاید کوئی آریہ صاحب کہدیں گے۔ کہ اپنے مذہب کی پچ کی ہے۔ مگر مسیحی مذہب کے کھنڈن کے متعلق میں صرف چند الفاظ کہنا مناسب سمجھتا ہوں۔

بائبل کے اکثر مقامات پر پنڈت صاحب نے ٹھوکر کھائی ہے اور یہ امر ان کی کم علمی پر دلالت کرتا ہے۔ اگر کوئی صاحب سوال کریں۔ تو میں گذارش کرتا ہوں۔ کہ وہ کسی مسیحی عالم کے سامنے وہ حصہ ستیارتھ پرکاش کا رکھدیں۔ انہیں معلوم ہو جائے گا۔ کہ کہاں تک پنڈت صاحب نے بے انصافی سے کام لیا ہے۔ یہ تو تھا پنڈت جی صاحب کی بابت۔ اب اس کے بعد ہم دیکھتے ہیں کہ پنڈت لیکھرام نے غیر مذاہب کی تردید کا بیڑا اٹھایا۔ مگر ان کا طریقہ نہایت غیر مہذب و ناشایستہ تھا۔ وہ اپنی کتابوں میں دوسرے بزرگوں کی نسبت سخت حقارت آمیز الفاظ استعمال کرتے ہیں۔ جن سے ہمارا مزا بحث کا پھیکا پڑ جاتا ہے۔ اور آریہ سماج کی حقیقت کے اندر تعصب سے جاجوش نظر آنے لگتا ہے۔ اچھا وہ بھی فیصلہ ہوا۔ لیکھرام صاحب چل بسے۔ اور ان کے ڈھکوسلے بھی ان کے ساتھ ہی مرگھٹ میں جا گئے۔ اب مسٹر عبد الغفور یا مسٹر دہرم پال نے سر اٹھایا ہے۔ اور ان کی غرض یہ معلوم ہوتی ہے کہ ویدوں کی سچائی لوگوں کے سامنے پیش کریں۔ خصوصاً اہل اسلام کے سامنے جن کو وہ گمراہ خیال کرتے ہیں۔ مگر جب میں نے ترک اسلام دیکھا۔ جیسا میں اوپر ذکر کر آیا ہوں۔ تو اس وقت میرے دل میں خیال گذرا۔ کہ شاید اب کوئی نئے دلائل اور عمدہ جوابات وسوالات آریہ سماج کی طرف سے ہوئے ہونگے۔ لیکن بعد ازاں مجھے مایوس ہونا پڑا۔ اور اس کے دو باعث تھے۔ اوّل دریافت کرنے پر معلوم ہُوا۔ کہ مسٹر دہرم پال وہی مسٹر عبد الغفور ہیں۔ جو انار کلی لاہور اگنی ہوتری مندر میں فروکش تھے۔ اور میرے ہم جماعت بھی رہ چکے تھے۔ اس جگہ شاید کسی کے دل میں گذرے۔ کہ اس میں کونسی مایوسی ہو سکتی ہے۔ تو میرا جواب یہ ہے۔ کہ ایک دفعہ میں نے مسٹر دہرم پال سے دریافت کیا تھا۔ کہ اگنی ہوتری طریقہ میں کیا خوبیاں ہیں۔ تو انہوں نے جواب دیا تھا۔ کہ اصلی حق دنیا میں یہی ہے۔ اور سب اپنے اندر غلطیاں رکھتے ہیں۔ اب تبلایئے۔ مایوسی کا معاملہ ہے یا نہیں۔ بہت بہتر۔ اس جگہ ثابت ہو گیا۔ کہ زمین گول ہے۔ اب لیجئے۔ دوسرا باعث۔ آپ کے سامنے رسالہ ترک اسلام حاضر ہے۔ مطالعہ کیجئے میرے خیال میں ایک مذہب والا دوسرے مذہب والا کا مقابلہ دو طرح سے کر سکتا ہے۔ اوّل وہ مخالف کے مذہب کی غلطیاں و کمزوریاں ظاہر کرے۔ جن کو وہ مانع نجات خیال کرتا ہے۔ اور جانتا ہے۔ کہ یہ معرفت الٰہی کے لئے ناکافی ہیں دوئم اپنے مذہب کی خوبیاں اپنے مقابل میں پیش کرے۔ جن کے ذریعہ سے وہ مخالف کو کھینچنا چاہتا ہے۔ محض برائیاں بیان کرنے سے اپنے مذہب کی پاکیزگی ظاہر نہیں ہو سکتی۔ اگر ایک شخص دوسرے شخص کو تبدیل مذہب کی ترغیب دیتا ہے تو اُسے چاہیئے۔ کہ کچھ بڑھکر دکھلائے۔ تا متلاشی حق کا قلب اطمینان پذیر ہو۔ اور یہ دو طریق تھے۔ جو مصنف رسالہ ترک اسلام کو اختیار کرنے چاہیئے تھے۔ مگر انہوں نے دونوں سے قطع نظر کی اسلام پر اعتراض کئے تو ایسے کئے۔ کہ بعض تو کہیں ملتے ہی نہیں۔ دوران لیکچر میں مبالغہ سے کام لیا معلوم ہوتا ہے۔ اور بعض محض غلط فہمی سے پیدا ہوئے ۔۔۔۔ اصلی بنا اُن کی کچھ نہیں۔ اور بعض صرف لیکچر بنانے کا مصالحہ ہی معلوم ہوتے ہیں۔ تمام رسالہ کے مطالعہ سے صاف ظاہر ہے۔ کہ مصنف مذکور نے محض ایک فوری جوش سے کام لیا ہے۔ اصل تلاش حق اس کا مقصد نہیں اور وہ جوش بھی ایسے بُرے گندے۔ نا مناسب الفاظ میں ظاہر کیا ہے۔ کہ کسی سوسائٹی میں ایسے الفاظ کا استعمال کرنا اُس سوسائٹی کی گری ہوئی حالت کو ظاہر کرتا ہے۔

بہر حال رسالہ شایع ہُوا۔ اور اب یہ دیکھنا ضروری ہے کہ جوابات میں کیا خوبیاں و قباحتیں تھیں۔ تین جوابات تو مجھے بھی دیکھنے کا اتفاق ۔۔۔ کم وبیش ہوا ہے۔ ان میں سے رسالہ برق اسلام قابل غور ہے۔ اس رسالہ کے مصنف نے کو بہت محنت اٹھائی مگر کتاب کے شروع میں جو ذاتی حملے کئے ہیں۔ وہ غیر متعلق تھے۔ مذہبی خیالات میں ہر شخص حصہ لے سکتا ہے۔ خواہ وہ جولاہا ہو۔ یا موچی ہو۔ ہمیں اس سے سروکار نہیں۔ کہ وہ کون ہے۔ بلکہ یہ دیکھنا چاہیئے کہ وہ کیا کہتا ہے۔ کیا قومی حیثیت کسی شخص کی مذہبی حیثیت کو بدل سکتی ہے۔ ہرگز نہیں۔ ایں خیال است و محال است و جنوں۔ ایمان و اعمال صالحہ سے ہر ایک بفضل خدا متقی بن سکتا ہے ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم۔ قرآن شریف نے کہدیا ہے بس ہمیں بڑے لوگوں کی ضرورت نہیں۔ ہمیں مومن چاہئیں۔ خواہ وہ ادنےٰ قوم سے ہی ہوں۔ پس مصنف برق اسلام نے غلط تمہید سے کام لیا ہے۔ اور اس غلطی نے اس کی کتاب کی خوبی پر پانی پھیر دیا ہے۔ غالباً یہی وجہ ہے۔ کہ مسٹر دہرم پال اپنی تہذیب اسلام کے شروع میں جو انہوں نے جواب الجواب میں لکھی ہے۔ لکھتے ہیں۔ کہ ترک اسلام ورسالہ نور الدین کے سوائے اور سب ناقابل جواب ہیں۔ ویسے جواب تو بہت نکلے ہونگے۔ لیکن کٹ کٹا کر دو رہ گئے ہیں۔ یا یوں کہو۔ کہ دو پاس ہوئے اور ہمارے لئے بھی یہاں یہی دو رسالے قابل غور ہیں۔ جن کی تردید میں مسٹر دہرم پال ابھی تک کوشاں ہیں۔ کیونکہ ہماری غرض جیسا کہ بیان ہُوا۔ ایک سرسری نظر ہے۔ اور یہ سب کچھ ترک اسلام اور اس کے جوابات کے نیچے لا کر بخوبی دکھایا جا سکتا ہے۔ پس جو پہلوان دنگل میں تھوڑی دیر ٹکلکر رہگئے۔ یا جن کو مخالف نے مخاطب کرنا چھوڑ دیا۔ وہ اب آرام کریں۔ یا حالت موجودہ کے مطابق لوازمات ضروریہ سے کام لیں۔ اور حق کشتی کی شروط پر عمل درآمد کریں۔ کیونکہ آخر ہر مقابلہ کے لئے بعض قواعد کا لحاظ کرنا ہوتا ہے۔ جو دو رسالے باقی رہے۔ ان میں سے ترک اسلام امرتسر کے ایک مولوی صاحب کی تصنیف ہے۔ اور دوسرا رسالہ نور الدین۔ قادیان کے حکیم نور الدین صاحب کی قلم سے نکلا ہوا ہے۔ اوّل الذکر یعنے رسالہ ترک اسلام کا جواب دیتے وقت مسٹر دہرم پال نے بہت ہنسی سے کام لیا ہے۔ وہ مقامات ایسے معلوم ہوتے ہیں۔ جہاں مخالف بخوبی ہاتھ ڈال سکتا تھا۔ مثلاً حکیم نور الدین صاحب کے اس جواب پر کہ عرش مخلوق نہیں ہے اور آریہ عرش کو مخلوق قرار دینے میں غلطی کرتے ہیں۔ قرآن کریم میں کہیں اس کا ذکر نہیں۔ مسٹر دہرم پال جواب دیتے ہیں۔ کہ آپ کے بھائی مولوی ثناء اللہ امرتسری تو مخلوق مانتے ہیں اور آپ غیر مخلوق کہہ رہے ہیں۔ چنانچہ اسی دوران میں مولوی ثناء اللہ کے فتوئے کفر کا بھی ذکر کیا ہے۔ جو عرش کو مخلوق ماننے و بعض دیگر تازہ خیالات کے باعث ان پر جڑا گیا تھا۔ اور پھر مولوی صاحب کی عبارت نقل کی ہے جو انہوں نے فتوے کے جواب میں اپنی بریت کے لئے لکھی تھی۔ اور جس میں انہوں نے عرش کو مخلوق مانا تھا۔ میرے خیال میں یہاں پلہ حکیم صاحب کا

آریہ سماج
کی توجہ کے لئے

جب انسان کی صحت مین فتور آجاتا ہے۔ اور ہلاکت نزدیک ہوتی ہے۔ تو جو کچھ اس کے دل دماغ میں ہوتا ہے۔ اُسے وہ کہہ بیٹھا ہے۔ اور کر گزرتا ہے۔ اور مایوس ہو کر کسی حکیم کی حکمت اور ہادی کی ہدایت لغو گردان کر پس انداز کرتا ہے۔ اور میٹھا کڑوا لگتا ہے اور کڑوا میٹھا معلوم ہوتا ہے۔ اسی طرح آج کل بعض آریہ مہاشوں کا حال بیحال ہے۔ جن کا علاج آریہ سماج کو ازبس ضروری ہے ورنہ ایسے لوگ مزید دُکھ اور درد کا باعث ٹھہرینگے۔ واضح ہو کہ الفاظ کید اور مکر اور سجدہ کے سچے معانی صدہا بار شائع کئے گئے۔ اور ازالہ اوہام کیا گیا ہے۔ مگر جو دیدہ و دانستہ تعصب کی پٹی باندھ لے اور دوسروں کو بھی گمراہ کرنے کی کوشش کرے۔ اس کا اس کے سوا اور کیا علاج ہو سکتا ہے۔ کہ لالہ لیکھرام کی طرح نبتہل فنجعل لعنۃ اللہ علی الکاذبین کا مصداق اور تختہ مشق ہو کر عدالت عالیہ الٰہیہ سے اپنی پاداش کو پہنچے[1]۔ واضح ہو کہ ہر زبان میں ذومعنی الفاظ ہوتے ہیں جن کے دو یا دو سے زیادہ معنے لئے جاتے ہیں چنانچہ لفظ شہدا ہمارے پنجاب میں (غریب مسکین) کے معنے میں آتا ہے اور بعض اضلاع میں اس کے معنے لُچے لفنگے اور بدمعاش کے مستعمل ہیں۔ اور نیز جب ایک لفظ ایک زبان سے منتقل ہو کر دوسری زبان میں آجاتا ہے۔ تو اس کے معانی میں فرق نمایاں نمودار ہو جاتا ہے۔ چنانچہ لفظ شراب جس کے معنے عربی میں صرف پینے والی چیز کے ہیں۔ اردو میں ایسی چیز پر عاید ہو گئے ہیں کہ جس کا پینا قطعی حرام ہے۔ اسی طرح لفظ حضرت کے بھی دو معانی مستعمل ہو گئے ہوئے ہین۔ سو جس طرح بدقسمتی سے لفظ حضرت اور شراب وغیرہ کے معانی اور نام بدنام ہو گئے ہین۔ اسی طرح الفاظ کید۔ مکر اور سجدہ کو تنگ دائرہ میں نادان لوگوں نے محدود کر دیا ہے حالانکہ لفظ مکر کے معنے عربی میں باریک تدبیر کے ہین۔ جو نیک و بد موقع پر استعمال ہو سکتی ہے۔ چنانچہ قرآن میں آیا ہے۔ ولا یحیق المکر السیئ الا باھلہ۔ یعنی مکر کرنیوالے پر ہی برا مکر الٹ پڑتا ہے۔ یاد رہے۔ کہ اگر لفظ مکر کے معنے صرف فریب بازی اور روبہ کاری ہی کے ہوتے۔ (جیسے ہمارے آریوں نے سمجھا) تو اس کے ساتھ لفظ سیئ (برا) نہ لگایا جاتا۔ اسی طرح لفظ کید بھی ان کیدی متین۔ (یعنی میرا کید شرافت متانت پر مبنی ہوتا ہے) لفظ متین کے ساتھ ہو کر مستعمل ہوا ہے۔ اسی طرح آدم کو خلیفہ یعنی بادشاہ وقت کے طور پر مخاطب کر کے ملائکہ کو اس کی اطاعت اور انقیاد پر مکلف کیا گیا ہے۔ کیونکہ خلفاء اور ملوک کی ہی اطاعت اور انقیاد و سیاق کلام سے علے العموم ملحوظ خاطر ہوتی ہے۔ نہ کہ ہاں سجدہ کے معنے [illegible] کے معنے میں۔ جو قدیم ہندوؤں اور آریوں کا رویہ ہے۔ اگر صرف [illegible] کے ہی معنے میں۔ تو اسی قرآن میں ایسجد للہ ما فی السمٰوات وما فی الارض کے کیا معنے ہونگے یعنے اُسی پاک ذات کی زمین و آسمان کی تمام چیزیں شجر و حجر اطاعت اور انقیاد مین لگے ہوئے ہیں۔ یعنے اپنے اپنے فرائض کے پابند ہیں۔ کیا اس کے یہ معنے ہیں۔ کہ شجر و حجر [illegible] ہیں؟ بس اب اگر کوئی کلام کا [illegible] لفظ مکر بھی کہ پاک معنے دوسرے بُرے معنے سے تغیر کرنے کے لئے السیئ (برا) ساتھ لگایا گیا ہو اور کید جس کے ساتھ متین لگایا گیا ہو جو متکلم کی متانت اور شرافت پر دال ہے۔ اور سجدہ جس کے معنے سیاق کلام مین قدم بوسی یعنے انقیاد کے ہین وہ ان مین شک لا کر ایک ہی معنے لے کر خدا پاک کو مکار روبہ کار فریب باز بنائے۔ وہ خود مکار روبہ کار اور بے ایمان عمداً نادان ہے۔ نہ کہ نیک ایمان دار چار سو سال کی عمر پانیوالا پکا آریہ ۔

اب ہم واقعات کی رُو سے دیکھنا چاہتے ہیں کہ آیا ان الفاظ سے مسلمانوں نے کبھی غلطی اور دھوکا کھا کر اللہ پاک کو ان رذیلہ صفات سے متصف کیا ہے؟ یا مانا ہے۔ سو ایسا ہرگز نہین۔ بلکہ ہزارہا سالوں کا تجربہ اور تاریخ اس امر کی شاہد ہے۔ کہ ایسے مغالطے مین لالہ گوکند پال اور دھرم پال ہی گرے ہین۔ اور کوئی نہیں گرا۔ مگر قطع نظر اس کے وید کے صدہا ذومعنی الفاظ سے سخت خوفناک غلطی ہوئی۔

مکرر عرض ہے۔ کہ اب ہم واقعات کی رُو سے دیکھتے ہین۔ کہ ان الفاظ سے مسلمانوں نے کبھی غلطی کھا کر اللہ پاک کو ان رذیلہ صفات سے متصف کیا، یا مانا ہے۔ ایسا ہرگز نہیں ہوا۔ لیکن برخلاف اس کے ہزارہا سالوں کا تجربہ اور تاریخ شاہد ہے۔ کہ ایسے مغالطہ میں گوکند پال اور دھرم پال ہی گرے ہین مگر قطع نظر اس کے وید کے ذومعنے الفاظ کے ذریعہ سے ایسی خوفناک غلطی اور نادانی وقوعیں آئی ہے۔ کہ دنیا کو ہلاک کر دیا ہے۔ چنانچہ لفظ اگنی وید میں نام دیوتا اور ایک عورت کا نمبر اخاوند ہے جو نام ایشور پر استعمال کیا گیا ہے اس بدبخت لفظ نے لاکھوں کو آتش پرست بنا دیا۔ اور لاکھوں کو اجری و بزی۔ بول و براز کھانیوالے بنا ڈالا (ستیارتھ پرکاش ۲۶۷)

خدا جانے یہ لوگ دیانند کی رکیک تاویلوں کو کس طرح ہڑپ کرتے جاتے ہین جو ذیل میں ہدیہ ناظرین ہیں۔ اگنی کو اس لئے پرمیشور کہا گیا۔ کہ وہ آگ کیطرح روشن ہے۔ اور منو کو ایشور اس لئے کہا گیا۔ کیونکہ منو بمعنے عالم ہے مگر حقیقت میں منو جی جامع قوانین ہی کو رام رام کی طرح ایشور بنا لیا ہے اور سرتی نے دیوتا کا لفظ ایشور پر اس لئے جائز کر دیا ہے۔ کیونکہ ایشور کے صفات دیوتا میں ہیں۔ اور دیوی بھی ایشور کا نام ہے (ستیارتھ پرکاش باب) ایشور کو اندر اس لئے کہا گیا کہ وہ پرورش کرتا ہے۔ اور ایشور کو اندر یعنی بجلی اس لئے کہا گیا۔ کہ وہ اس کی طرح چمکدار نور کل ہے۔ اور اس کو وایو اس لئے کہا گیا۔ کہ وہ ہوا کی طرح راحت بخش اور نیز حرکت کرنیوالا محیط کل آرام دینے والا ہے۔ اور دیو [illegible] ایشور کو کہا گیا۔ کہ وہ روشنی آرام اور راحت کے سامان پہنچانیوالا ہے۔ اور ماتا پتا اس لئے کہ وہ ماں اور پدر کیطرح پرورش کرتا ہے اور خبرگیری کرتا ہے۔ حالانکہ ان معنوں کے بخشنے اور اچھے بُرے کی تمیز کرنے کے لئے اگنی۔ وایو۔ دیوتا وغیرہ کیساتھ کوئی لفظ اول آخر میں نہیں لگایا گیا۔ پھر کس کے ساتھ لفظ ممیز ہو کیا اس کا اقرار کرنا موحدانہ یا ایمانی؟ پس ایسی تاویلوں سے ہر ایک چیز کو ایشور کہہ سکتے ہین۔ چنانچہ اگر وید مین کبھی ہسپل کا لفظ بھی آگیا تو کہدینگے۔ کہ ہسپل کا نام اس لئے پرمیشور ہے۔ کہ وہ تیتر طوطوں کی طرح حیوان کی پرورش اور خبرگیری کرتا ہے۔ اور ریل یا تار برقی اس لئے ایشور بنجاویگی۔ کیونکہ یہ بھی راحت سفر اور آرام کے اسباب مہیا کرتی ہے اور کبھی۔ سوئی۔ لاٹھی۔ تلوار۔ بندوق بھی ایشور کے معنوں میں تاویلاً جائز ہو جاویگا۔ کیونکہ یہ چیزیں آرام کے اسباب بہم پہنچاتی ہین اور بیرون کو ٹالنے والی ہین۔ گویا رو در ہین یا آریما۔ پس مہاشو! بس کرو۔ جب تاویلوں کا اس طرح پٹ پاٹ گیا اور دروازہ کھل گیا پھر آریوں کے سامنے کس کو ہم ماریگی گنجائش ہے۔ ہرگز نہین۔ اپنی تاویلوں نے تو دیوی دیوتے اور اگنی وغیرہ کی بت پرستی کو نگل لیا ہے۔ مگر آخر تے ہوگی۔ چنانچہ یہ ساری تاویلیں رسالہ

مین مسلمان ہو گیا میں بہ تشریح تمام مالا کلام لکھی جا چکی ہین۔ جو آریوں کی مرض کے لئے تریاق کا حکم رکھتا ہے۔ ایہا پ لو آریو ذرا انصاف کرنا یہ طرفداری تعصب کہ شعر ناسہ کہو کب دین حق کا یہ نشان ہے تمہاری جہل باتیں بیان کہاں واجب کہاں یہ لو حرکات یہ معاذ اللہ مبہایہ خرافات یہ معاذ اللہ کیا شان خدا ہے کہ دل جسم تمہارا فدا ہے

---

[1] مہرشی دیانند سرسوتی نے اپنی کتاب ستیارتھ پرکاش کے صفحہ ۱۴۰ میں خوب فرمایا ہے۔ کہ "جو کوئی ایشور کو جاننے والے" اور دھرم پر چلنے والے دنیا کے فیض رسان اشخاص سے دشمنی کریگا۔ وہ ضرور برباد ہوگا۔" اگر ان کلمات سے نیک نیت آریہ اور بھلے مانس مہاجن ہائے کا اتفاق رکھے ہے اور انہیں صداقت کی بو آتی ہے اور انہیں سرتی کی کذب بیانی اور گپ لاینی نہیں (جیسے کہ فی الواقع امر ہی ہے) تو بیشک لالہ لیکھرام (وکیل ویدک دھرم) دنیا کے فیض رسان اور دھرم پر چلنے والے اور ایشور کو جاننے والے مرزا غلام صاحب قادیانی کے ساتھ دشمنی کر کے اور مقابلہ در مباہلہ مین آکر آسمانی فیصلہ سے ہلاک ہو گیا۔ اور فریقین (مرزا غلام احمد و لیکھرام) کی یہ دعا کہ "اے پرمیشور جہالت اور تعصب اور جور و ستم والے کاذب کا ناش ہو کیونکہ صادق کی طرح کاذب کبھی تیری درگاہ میں عزۃ اور فروغ نہیں پا سکتا"۔ درگاہ الٰہی مین قبول ہو کر حسن و باطل مین فیصلہ کر دگئیسر۔ لیکن اگر دیانند سرتی کے کلمات مندرجہ بالا سے آج دیانندی آریے رو گردان اور بے ایمان ہو گئے ہوں۔ اور ایشور کو است (جھوٹ) کا حامی اور ست (سچ) کا ناش کرنے والا مان کر ناستک ہونے لگے ہوں۔ اور آریہ سماج

بقیہ حاشیہ ۔ مان کر ناستک ہونے لگے ہوں۔ اور آریہ سماج کے اصول کو ست (سچ) کے گرہن (قبول) کرنے اور است (کذب) کے تیاگنے (ترک کرنے) میں سرود اُدیت (مستعد) رہنا چاہیئے" کو محض گپ اور پوپ کی لیلا تصور کرنے لگ گئے ہوں تو انکی مرضی۔ ہمیں ایسوں سے سروکار نہیں۔ ہمیں تو ان کے فرمانبردار مہاشوں سے کام ہے۔ نہ کہ ان کے بددین دشمنوں سے۔

حیرت کی حیرانی

مرسلہ منشی عبد العزیز دہلوی

مذکورۃ العنوان نام سے ایک رسالہ لکھا گیا ہے جس کے دو حصّہ لکھکر ختم کر دئے ہیں حصہ اول ۳ جزو کے قریب کاپی نویس لکھ چکا ہے اور چھپنا بھی شروع ہو گیا ہے فروری یا مارچ کے اخیر تک یہ حصہ شایع ہو جاویگا اس کے شایع ہوتے ہی دوسرا حصہ بھی کاپی نویس کو لکھنے کیواسطے دیدیا جاویگا۔ پہلے حصہ میں حضرۃ اقدس سے بیعت کرنیکی مختصر کیفیت۔ رسالہ کے لکھنے کا سبب حضرت اقدس کی سنہ ۹۱ء میں دہلی تشریف آوری۔ حیرت صاحب کا مسیح موعود۔ اور بعدہ مجدد وغیرہ ہونے کی دعادی۔ انکے دلایل اور پھر خود بخود ان دعاوی سے انکار اور احمدی جماعت پر بہتان۔ نیز اس زمانہ کے متعلق حضرت اقدس پر حیرت صاحب کے اعتراضات کے جواب دئے گئے ہیں۔ دوسرے حصہ میں ۱۹۰۴ء میں جو نکتہ چینیاں حضرت اقدس پر کی ہیں۔ انکے متعلق بحث کی ہے یہ رسایل عنقریب ہی شایع ہونگے۔ اسلئے ۱۹۰۴ء کے خاتمہ تک جو مضامین حیرت صاحب شایع کر چکے ہیں۔ ان پر البدر کے ذریعہ دوبارہ بحث کرنی ضروری نہیں معلوم ہوتی ہے۔ پس ۱۹۰۵ء میں جو نکتہ چینیاں حیرت صاحب کرینگے ان کی بابت میرا ارادہ ہے کہ تیسرے حصہ میں انکا جواب دوں۔ اس حصہ کے شایع ہونے میں عرصہ لگیگا۔ دوئم یہ بھی خیال ہے کہ حیرت صاحب کی تازہ بتازہ نکتہ چینیوں کا جواب تازہ بتازہ ان کو پہونچتا رہے۔ اسلئے اب البدر کا سلسلہ مضامین۔ حیرت صاحب کی ان نکتہ چینیوں کے جواب سے شروع کیا جاتا ہے جو ۱۹۰۵ء کے شروع سے انہوں نے شایع کی ہے۔ میرا ارادہ ہے کہ اب سلسلہ وار جواب دئے جاویں۔ اور خاص خاص باتوں پر توجہ کیجاوے کیونکہ اخبار کے مختصر کالموں میں فقرہ فقرہ وار سطر سطر کا جواب دی جانے کی گنجایش نہیں ہو سکتی ہے۔ اس طرح سے جو کچھ کمی رہجاویگی وہ بعدہ رسالہ کے ذریعہ پوری کر دی جاوے گی۔

کرزن گزٹ مورخہ یکم جنوری ۱۹۰۵ء۔

حیرت صاحب نے اس پرچہ کے شروع ڈہائی کالموں میں اپنی ذات کی بحث کی ہے اس مضمون کا سلسلہ ۸ دسمبر ۱۹۰۴ء سے شروع ہوا ہے جس کا قرار واقعی جواب اپنے رسالہ کے دوسرے حصہ میں درج کر چکا ہوں اس لئے اس جگہ اس پر بحث کرنی نہیں چاہتا۔

اس کے بعد حیرت صاحب نے البدر مورخہ ۲۴ اپریل ۱۹۰۴ء کی کے کسی مراسلت پر نکتہ چینی کی ہے اور اس نکتہ چینی سے نہ صرف یکم جنوری کی اخبار کو ختم کیا ہے بلکہ ۸ جنوری کے ایک کالم کو بھی اسی بیان سے سیاہ کیا ہے اسی مراسلت میں کسی شخص نے اپنا خواب بیان کیا ہے جس کے ذریعہ سے اسکو حضرت اقدس کی صداقت کی بابت بشارت دی گئی تھی۔ اول حیرت صاحب نے اس مراسلت کے الفاظ پر نکتہ چینی کی ہے کہ فلاں لفظ بے موقع استعمال ہوا ہے اور فلاں میں یہ خرابی ہے اسکے بعد نفس خواب پر چند نکتہ چینیاں کی ہیں جو بالکل ہی نخو ہیں۔ مجھے ضرورت نہیں کہ ان نکتہ چینیوں کا جواب دوں اسلئے کہ نہ اصل اخبار البدر کا پرچہ مجھے مل سکا جو اصل مضمون کو دیکھتا اور نہ یہ معلوم ہے کہ وہ خواب کس شخص کا تھا۔ لیکن سوال تو یہ ہے۔ کہ اس قسم کی بیہودہ نکتہ چینیوں سے حاصل ہی کیا ہوتا ہے معلوم ہوتا ہے کہ اب حیرت صاحب کے پاس اس قسم کے منہ چڑانے کے سوا کچھ باقی نہیں رہا ہے۔ جو نکتہ چینیاں کیگئی ہیں اگر بفرض محال ان کا کچھ اثر پڑ سکتا ہے تو مراسلہ نویس پر پڑ سکتا ہے کہ بعض باتوں کو وہ صاف طور پر بیان نہ کر سکا حضرت اقدس پر حیرت صاحب کے ایسے بکواس کا کیا بد اثر پڑ سکتا ہے لیکن دراصل بات یہ ہے کہ حیرت صاحب کی اس موقعہ کی نکتہ چینیاں ان کے بعض ڈھکے ہوئے رازوں کی پردہ پوشی کرنا چاہتی ہیں اور یہ ناممکن ہے مجھے ایک مثل یاد آئی ہے جو اسوقت حیرت صاحب پر صادق آتی ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ کسی جگہ ایک نکٹا بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے دور دیکھا کہ بہت سے آدمی آرہے ہیں تو اس نکٹے نے اس خیال سے کہ مبادا یہ مجھکو چڑانا شروع کریں۔ لاؤ میں پہلے سے ہی انکو چڑاؤں چنانچہ اس نے شور کرنا شروع کیا۔ کہ وہ نکٹو آئے وہ نکٹو آئے۔ اس مثل کی بیان کرنے سے میری یہ غرض ہے کہ ناظرین کو معلوم ہو جاوے کہ اسی نکٹے کی طرح سے حیرت صاحب نے اپنی بعض بدکرداریوں پر خاک ڈالنے کے خیال سے ایسا کیا ہے جسکی کیفیت مفصلہ ذیل ہے۔

حیرت صاحب کا بیان ہے۔ کہ انہوں نے کبھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا تھا۔ اس خواب کی تاریخ جو انہوں نے نہایت لن ترانیوں کے ساتھ

مجموعہ ازالۃ الوسواس

یہ ایک عجیب وغریب رسالہ قریباً ۹۰ صفحہ کا ہے جو کہ ۲ حصوں میں سلسلہ احمدیہ کے مصیر حضرۃ مولانا مولوی محمد احسن صاحب امروہی کے زور قلم کا نتیجہ ہے پشاور میں آپ کے چندروزہ قیام کی تقریب پر ایک مباحثہ کی نوبت آئی تھی جس کے بیانات کو مزید حواشی کے ساتھ اس میں درج کیا گیا ہے۔ ایک مقدمہ ہے جس میں مامور من اللہ کے علم اور شناخت کیلئے مجاہدہ کی ضرورت کو ثابت کیا ہے بعد اسکی طرف عدم توجہی کو تکذیب کی وسیل گردانا ہے۔ سورہ بینہ یعنے الکافرون کی تفسیر عجیب اس میں کی گئی ہے اور اسی سورہ میں سے حضرۃ مسیح موعود علیہ السلام کی ضرورت اور دعاوی کے اثبات دکھلائے گئے ہیں۔ جسکے ضمن میں قران شریف کی دیگر آیات کی تفسیر بھی جدید طور پر ہو گئی ہے۔ اور اس صدی کے مجدد کو مسیحا دم ہونے کے بہت ہی بین شواہد قرآنی دئے گئے ہیں اور ایک نیا طریق استدلال کا اختیار کیا گیا ہے۔ مسیح اسرائیلی پر مسیح محمدی کی فضیلت کے مسئلہ پر بھی خوب روشنی ڈالی گئی ہے اور اس اعتراض کو لطیف طور پر دفع کیا گیا ہے۔ کہ مشبہ کو مشبہ بہ پر فضیلت نہیں ہو سکتی مقدمہ کے بعد ایک تنبیہ لکھی ہے جس میں مولوی عبد اللہ چکڑالوی کو حسب حدیث نبوی مثیل ابن صیاد جو کہ بعض صحابہ کے نزدیک دجال معہود تھا ثابت کیا ہے۔ اور اسپر ۱۲ وجوہ بیان کئے ہیں تنبیہ کے بعد اس اعتراض کا جواب کافی دیا گیا ہے۔ کہ جب مرزا صاحب کی جماعت ان کی عربی تصانیف کو فصاحت اور بلاغت کے اعتبار سے معجزہ قرار دیتی ہے اور یہ ظاہر ہے۔ کہ اس سے پیشتر قران شریف کا دعوے بے نظیری موجود ہے تو نعوذ باللہ کہ موجودہ صورت میں قرآن شریف کا دعوے بے نظیری باطل ٹھہرے اور چونکہ بعض محدثین نے حدیث **لا مھدی الا عیسی** کو ضعیف قرار دیا ہے اور منکر کہا ہے۔ تو اس سے مرزا صاحب کیوں استدلال کرتے ہیں۔ یہ صرف ہم نے اصل رسالہ کے حصہ اول کا ریویو لکھا ہے باقی آئندہ کسی نمبر میں دینگے قیمت اسکی ۴ر علاوہ محصولڈاک ہے اور دفتر البدر قادیان اور نیز مولوی عبد الرحیم صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ پشاور سے بھی مل سکتا ہے۔

کشف الاسرار ظہور کرشن اوتار

یعنے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعوے کرشن اوتار کے دلائل و ثبوت میں ایک رسالہ مولوی محمد احسن صاحب امروہی تصنیف فرما رہے ہیں۔ درخواستیں دفتر البدر میں آویں۔

اپنی اخبار میں بھی ذکر کیا ہے لیکن خاص طور پر اس کا ذکر مقدمہ تفسیر میں ایسے موقعہ پر کیا ہے جہاں حیرت صاحب سخت مجتہد ہو نکے مدعی بنتے ہیں اس موقعہ پر حیرت صاحب نے یہ لکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو (یعنے حیرت کو) دیکھتے ہی اپنے پاس بٹھالیا میرا تحفہ پھیرا اور برکت دی جس سے آنکھ کھلتے ہی شرع محمدی کا راز صاف عیاں ہوگیا۔ بڑی بڑی غوامض اور گہرے سے گہرے نکات خود بخود حیرت صاحب حل کرنے لگے" لیکن اسی خواب کو حیرت صاحب نے اور مقامات پر جب بیان کیا ہے۔ تو ہر ایک بیان میں زمین و آسمان کا فرق ہوگیا ہے چنانچہ سیرۃ محمدیہ میں اسقدر عبارت آرائی کی بجائے جو اوپر لکھی ہے۔ بہت معمولی الفاظ میں لکھا ہے " میں نے حضرت رسول خدا صلعم کی مدینہ منورہ میں زیارت کی جس سے میری محنت وصول ہوگئی اور مجھے پورا صلہ مل گیا ہے۔ کہ اس کام کو (یعنے سیرۃ محمدیہ کی تحریر کو) انجام کو پہنچایا"۔ اگر یہ خواب دراصل اسی طرح سے دیکھا ہوتا جسطرح سے مقدمہ تفسیر میں کہا گیا ہے تو ان تمام واقعات کے بیان کرنے کے لئے سیرۃ محمدیہ کی تصنیف کیوقت کوئی روک نہ تھی لیکن اس خواب کے دیکھنے کے برسوں بعد جوں جوں حیرت صاحب کو شرع محمدی کے رازوں کی کشش ہوا اسی طرح سے اس خواب میں بھی رنگ آمیزی کا خیال بڑھا جتے کہ یہ ان کی مجددیت کی ایک دلیل ہوگیا۔ اسپر ہمنے رسالہ کے پہلے ہی حصہ میں تفصیل سے بحث کی ہے۔ ناظرین اسوقت تک اس دلچسپ بحث کا انتظار کریں ہمنے اسحال صرف یہ دکھانا تھا کہ چونکہ حیرت صاحب اپنے دل میں اس قسم کے فریبوں کو خوب جانتے ہیں اسلئے اس کی پیش بندیاں کرنی شروع کی ہیں لیکن یہ خاطر جمع رکھیں کہ کسی بحث کا کوئی پہلو بھی باقی نہ چھوڑا جاویگا جب تک دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی علیحدہ نہ کردیا جاویگا۔

کرزن گزٹ مورخہ ۹ جنوری ۱۹۰۵ء

اس پرچہ میں حیرت صاحب نے طاعون کے متعلق بحث کی ہے چونکہ اس سے پہلے بھی وہ طاعون کے متعلق بہت کچھ دل کا بخار نکال چکے ہیں اس لئے سابقہ نکتہ چینیوں کا رسالہ کے دوسرے حصہ میں جس جگہ ہمنے جواب دیا ہے اسی جگہ اس پرچہ کا بھی مفصل جواب دیدیا ہے اور اب اسجگہ مجھکو تفصیلی بحث کی ضرورت نہیں ہے۔ صرف دو خاص باتوں پر میں توجہ کرنی چاہتا ہوں جنپر حیرت صاحب نے بھی خاص طور پر زور دیا ہے پہلی بات جس پر انہوں نے زور دیا ہے وہ یہ ہے کہ حیرت صاحب لکھتے ہیں "اب ہم اس بیان کے متعلق چند باتیں کہنا چاہتے ہیں اول تو یہ کہ مرزا غلام احمد نے یہ بالکل جھوٹ بولا ہے کہ میں پہلے سے ایسا بتا چکا ہوں اس نے یہ لکھا تھا کہ "میرا مرید کبھی طاعون سے ہلاک نہیں ہوسکتا اس کی ساری تحریریں موجود ہیں جن سے حضرت سلامت کبھی بھی انکار نہیں کرسکتے"

حیرت صاحب کی اس نکتہ چینی کے جواب میں ہمیں سوائے اسکے اور کچھ بھی کہنے کی ضرورت نہیں ہے کہ جس حالت میں تمہارے پاس خود اپنے بیان کے موافق ساری تحریریں موجود ہیں تو کتاب کے صفحہ وغیرہ کا یا اشتہار کی تاریخ اور صفحہ و سطر وغیرہ کا حوالہ دینے میں کونسی بات مانع ہے جب تک تم اپنے دعوے کے موافق مذکورہ بالا الفاظ جو جلی قلم سے لکھے گئے ہیں اور جو یہ ہیں "میرا مرید کبھی طاعون سے ہلاک نہیں ہوسکتا" پیش نہ کرو اسوقت تک تمپر تمام زمانہ کی لعنت کی بارش ہوتی رہیگی جو اسوقت تک ختم نہ ہوگی۔ جب تک کہ یہ فقرہ تحریرات حضرت اقدس میں سے نکالکر نہ دکھلاؤ۔ اسوقت تمہارے دعوے کیوجہ سے یہ مطالبہ تم سے کیا گیا ہے۔ ورنہ جو اصل حقیقت اسکی بابت مفصل بحث خود حضرت اقدس کی کتب اور اشتہارات کو مدنظر رکھکر ہمنے اپنے رسالہ کے دوسرے حصہ میں بہ تفصیل کی ہے۔

دوسری بات جس پر حیرت صاحب نے بہت زور دیا ہے وہ ان کی مفصلہ ذیل عبارت سے ظاہر ہے " اب دوسری بات جو مرزا صاحب نے لکھی ہے" یہ ہے کہ آنحضرت کے وقت میں کفار پر تلوار کی صورت میں عذاب نازل ہوا تھا محض غلط ہے اور ذات اقدس و اطہر نبی کو معاذ اللہ بدنام کرنا ہے۔ مرزا غلام احمد کان کھول کے سنو۔ کہ ہمارے فخر دو جہان رحمت بنکے دنیا میں آئے تھے اور نہ کہ آسمانی عذابوں کا اسپیکہ۔ ورنہ پیغمبر خاتم چکا تھا کل انبیا پر آپکو اسلئے شرف بخشا گیا کہ بمقابلہ دیگر انبیاء کے آپ عالم رحمت بنا کے بھیجے گئے تھے تم جھوٹے ہو۔ آپکے دشمن کبھی تلوار کا یا نیزہ کا کوئی عذاب نہیں اترا تم ایسی تیرہ باد نیا مرا جیکھو گے جو تم فخر دو جہان کی شان اقدس و اطہر میں شب و روز کرتے رہتے ہو۔ بائیبے ادب خاموش۔ اس لکھنے سے تمہارا یہ مطلب معلوم ہوتا ہے کہ کفار نے تو تو ان کے کفر کی سزا تلوار سے دیکھی تم جھوٹے تمہاری ہستاویشت جھوٹی ہو۔ باقی آئیندہ

احمدیہ بک ایجنسی کارخانہ اخبار البدر قادیان

ذیل کی کتب میں سے بعض کی قیمتوں میں خاص رعایت ہے اور تھوڑی جلدیں باقی ہیں

- **تفسیر القرآن بالقرآن** مصنفہ ڈاکٹر عبدالحکیم صاحب احمدی ایم بی اسسٹنٹ سرجن [illegible] یہ ایک مکمل تفسیر ہے جس میں حضرۃ اقدس کی دعاوی کی نسبت کافی بیشتر احمدیوں کے لئے دیا گیا ہے
- **تفسیر سورۃ جمعہ** من حضرت حکیم نورالدین صاحب
- **سیرت حضرۃ مسیح موعود** مصنفہ مولانا عبدالکریم صاحب
- **جلسہ اعظم مذاہب** - رپورٹ جلسہ اویان جو ۱۸۹۶ء میں بمقام لاہور ہوا اسمیں کل سرگروہان مذاہب کی تقریریں درج ہیں اور اسلام کی فلاسفی پر حضرۃ اقدس کا لکچر بھی درج ہے جو کہ سب سے بڑھکر بموجب پیشگوئی غالب ہوا تھا
- **صیان القرآن** بمبعرات احادیث نبوی یعنی ذرہ [illegible] کے دہن ایک بے نظیر رسالہ مصنفہ فاضل امروہی
- **عسل مصفی** - وفات مسیح اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعاوی کے اثبات میں نص حدیث اور عقلی و نقلی دلائل کی ایک جامع کتاب مصنفہ مرزا خدا بخش صاحب ابوالعطا
- **الفرقان**
- **مجموعۃ الاقوال** جس کا ریویو اخبار میں [illegible] عنقریب [illegible] محمد احسن صاحب فاضل امروہی
- **تحذیر المومنین** / **سوال سبیل** / **اعلام الناس** / **کشف الالتباس** / **ایقاظ النائمین** / **موعظہ حسنہ** — یہ کتب بھی حضرت فاضل امروہی کی تصنیف ہیں جنمیں حضرۃ مسیح موعود کے دعاوی کے اثبات میں [illegible] اور مخالفین کے [illegible] نکات اور بڑی لطافت سے ہیں ان کے مطالعہ سے نور معرفت میں خاص ترقی ہوتی ہے اور قیمتوں میں رعایت ہے
- **مرآۃ الشہادتین** - سید [illegible] کی تفسیر حضرت مولانا عبداللطیف صاحب شہید کی شہادت کا ثبوت قرآن شریف سے
- **قول الصحیح** - اردو نظم لاہور کے مشہور شاعر [illegible] کی تصنیف در اثبات مسیح موعود علیہ السلام
- **چشمۂ مولویان** بنام حضرت مسیح اسرائیلی پنجابی نظم اپنے رنگ کی ایک بے نظیر تصنیف ہے
- **شہادت القرآن** / **نور القرآن** / **اعجاز احمدی** / **سراج الدین عیسائی کے سوالوں کے جواب** — یہ کتب حضرت مسیح موعود کی تصنیف ہیں آپکے ایجاد کردہ فن علم اثبات دعاوی پر تحدیانہ بیان حقائق اور معارف اور معرفت دین کی خوبیاں [illegible] بیش قیمت ہیں
- **طب روحانی** - یسوعی معجزات کی کل حقیقت ملجاتی ہے اور روحانی علاج کا طریق بتلایا گیا ہے ایک مرحوم احمدی جو کہ اس فن میں قدا حب کمال تھا اس کی تصنیف ہے
- **شہادت آسمانی حصہ اول و دوم** / **السر المکتوم** / **رویائے صالحہ** / **اعجاز احمدی خرد** — یہ رسایل جناب منشی محمد اسمعیل صاحب احمدی دہلوی ایڈیٹر رسالہ المعبود کے قلم [illegible] کے ہیں جنمیں مخالفین سلسلہ احمدیہ کے اعتراضوں کا جواب دیا گیا ہے
- **قصص حسی رومی شنی وائی** [illegible] دیکھنے پر انکی خوبی کھلتی ہے ہر دو نصائح کا بہت سا مواد ان سے ملتا ہے
- **سراج الحق حصہ اول** / **سراج الحق حصہ دوم** / **سراج الحق حصہ سوم** / **حصہ چہارم** — صاحبزادہ پیر سراج الحق صاحب نعمانی کی تصنیفات ہیں جنمیں حضرت مسیح کی وفات اور مسیح موعود کے دعاوی کے ایک نئے رنگ [illegible] اور حضرۃ امام اعظم علیہ الرحمۃ اور دیگر ائمہ کبار کا مذہب وفات مسیح میں ثابت کیا گیا ہے
- **محامد المسیح** - حضرت مسیح موعود کی مدح میں کل نظموں کا مجموعہ مرتبہ شیخ یعقوب علی صاحب تراب
- **شہادت نامہ حضرت مولانا عبداللطیف صاحب** بزبان پنجابی بر مطابق سوہنی مہینوال — زیر طبع
- **ابطال الوہیت مسیح** - حضرۃ مولانا نورالدین صاحب کی تصنیف — زیر طبع
- **ادعیہ قرآن کریم** مترجم منظوم - من تصنیف قاضی ظہور الدین صاحب اکمل - احمدی گولیکی - ضلع گجرات — زیر طبع
- **اشتہارات حضرت مسیح موعود علیہ السلام و حواریان** جو کہ متفرق طور پر نکلتے رہے — زیر طبع

(نوٹ) ہر ایک کتاب جو کہ قادیان کے کسی دوسرے کارخانہ سے لیکر ارسال کیجاتی ہے - اسپر روپیہ تک اور اس سے زیادہ فی روپیہ ا کمیشن لیا جاتا ہے

- سلاسل الفضائل عربی - اردو
- سلاسل الفضائل عربی
- سیرت النبی
- الہامی دعا اسم اعظم
- وفات مسیح پنجابی نظم ۲ - پنجابی کا من نظم برائے مستورات

حضرت حکیم الامت کے سفنے والے سنیں

شیخ عبدالحی صاحب عرب نے ایک کتاب مسمی بہ سلاسل الفضائل رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل میں لکھی ہے عمدہ کتاب ہے اس کی قیمت مصنف نے چھ آنہ مقرر کی تھی مگر چونکہ شیخ صاحب بہت مقروض ہوگئے ہیں - اس لئے اب وہ اس کتاب کو اصل قیمت پر میری معرفت فروخت کرنا چاہتے ہیں - اصل لاگت اس کی ۲/۱ ہے - پس احمدی احباب ہر ایک شہر میں پچیس کاپیاں اس کی اصل قیمت پر خرید فرمالیں تو بہتر ہوگا کیونکہ ایک مسافر کی دستگیری ہے اور میرے نزدیک احباب کے لئے عمدہ موقعہ اعانت کا ہے اور کتاب بھی نعمت ہے والسلام - نورالدین

فتح مقدمات کی نسبت ایک یادگار کی تجویز

اس سے پیشتر کے نمبروں میں اپنے گرامی دوست جناب فضل محمد خان صاحب رئیس ہنگو وال کی تحریک کا تذکرہ دربارہ قائم کرنے ایک یادگار کے درج کر چکا تھا۔ کہ الحکم مورخہ ۳۰ جنوری ۱۹۰۹ء کا پرچہ مجھے ملا جس میں اخویم شیخ یعقوب علی صاحب تراب نے نشان مبین کے ماتحت منشی غلام نبی صاحب کی تحریک سے اپنے ایک سابقہ پیش کردہ تجویز دربارہ صنعتی شاخ متعلقہ مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان کو اس فتح کی یادگار میں پیش کیا ہے اور استدعا کی ہے کہ ہزار روپیہ جمع ہو جاوے تو مدرسہ کے ساتھ ایک صنعتی شاخ کھولی جاوے جو کہ اس فتح کی یادگار قرار دی جاوے ان کے آرٹیکل کے مطالعہ سے اول تو میرا دل بھی اس امر پر للچایا۔ کہ واقعی میں یہ ایک عمدہ تجویز ہے بلکہ اس سے بھی بڑھ کر میرے دماغ میں خیالات گذرے کہ ایک مدرسہ یہاں لڑکیوں کا ہو جس میں علاوہ تعلیم مروجہ کے وہ کشیدہ وغیرہ کا کام سیکھیں اور اس طرح سے یہاں کی صنعت و حرفت یوروپ و امریکہ کی نمائشوں میں پیش ہو اور قادیان کا نقارہ چار دانگ عالم میں بجے اور چونکہ انسان کی طبعی خاصیت ہے کہ جب وہ کسی امر کی طرف غور کرتا ہے اور اس کے دوسرے پہلوؤں کو نظر انداز کر دیتا ہے تو اس میں دور تک اسکی آرزوئیں اسے لیجاتی ہیں اسیطرح عالم اسباب میں سیر کرتے ہوئے قادیان ہر ایک قسم کے انجینئرنگ اور ایجاد کا مرکز مجھکو نظر آنے لگا اور میرے دل میں آئی کہ میں بھی اسی آرٹیکل کی تائید میں قلم اٹھاؤں اور احباب کو تحریک کروں کہ وہ دل کھول کر اس بارہ میں چندہ ارسال کریں کہ یکایک میرا خیال مدرسہ تعلیم الاسلام کی موجودہ حالت اور اس کی ضرورتوں کی طرف منتقل ہو گیا اور تھوڑی دیر اسپر غور کرنے سے مجھے اپنی ساری خیالی عمارت کو مسمار کرنا پڑا کیونکہ مدرسہ کی موجودہ حالت ہر ایک پہلو سے ابھی ایک اطمینان بخش نہیں ہے کہ ہماری قوم اس کے افکار سے سبکدوش ہوکر کسی اور مزید توجہ کو اپنے سر پر لے اس امر کو بخوبی سمجھنے کے لئے ہمیں قادیانی چندوں کی طرف توجہ کرنی چاہئے۔ اور دیکھنا چاہئے کہ کل جماعت کا کس قدر حصہ ہے جو کہ ان ضرورتوں کا کفیل ہو چکا ہے۔ بفضل خدا اب تو جماعت کا شمار تو اس حد تک بڑھا ہوا ہے کہ اگر اس کے سر پر ایک نہیں اور ۲۰ کارخانہ اور شاخیں کھولی جاویں تو اس تعداد کو شکر ہر ایک آدمی ایک پل کیلئے بھی بار نہیں کر سکتا کہ وہ نہ چل سکیں لیکن دیکھنے والی بات یہ ہے کہ اس مذاق کے کسقدر لوگ ہیں جو کہ اس قسم کی قومی خدمات کے لئے صفت ایثار سے موصوف ہوکر اپنے عزیز مالوں کی قربانی کو روا رکھتے ہیں مدرسہ کی ذاتی ضروریات ابتک محتاج التکمیل ہیں اور جسقدر توجہ قوم کو اسکی طرف ہونی چاہئے تھی بجز معدودے چند احباب کے اس کا عشر عشیر بھی نہیں پایا جاتا۔ اسوقت میں صرف مدرسہ کا ذکر کر رہا ہوں۔ کالج زیر بحث ہرگز نہیں ہے قوم کی موجودہ مالی حالت اور ایسے چندوں کی طرف اسکی توجہ کے ثبوت کیلئے صرف یہ دیکھ لینا کافی ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو اشتہار دربارہ امداد چندہ دیا تھا اور جسمیں یہاں تک قوم کو توجہ دلائی تھی کہ اگر کوئی شخص مدرسہ کا چندہ الگ نہیں دے سکتا تو وہ لنگر خانہ کے چندہ ہی سے ایک حصہ مدرسہ کو اس وقت تک دیا کرے کہ مدرسہ کی مالی حالت [illegible] جاوے۔ کیا آجتک جبکہ اس ارشاد پر ایک عرصہ دراز گذر چکا ہے۔ قوم نے اسقدر حصہ مدرسہ کی امداد پر [illegible] کہ اب لنگر کے چندہ میں سے مدرسہ کیلئے کوئی حصہ الگ کرنا پڑے۔ تو اسکا جواب ہمیں یہی ملتا ہے کہ قوم نے ابھی تک اسقدر مستعدی ہرگز نہیں ظاہر کی کہ جس سے اراکین مدرسہ کا دامن گوہر مقصود سے پر ہو گیا ہو اور دست سوال انہوں نے مدرسہ کی ضرورتوں کیلئے دراز کیا تھا اب اسے کوتاہ کرلیں اور لنگر خانہ سے حصہ نہ لیں مدرسہ کی ضروریات اور شکایتیں بدستور ہیں اور اراکین تاکید پر تاکید کر رہے ہیں کہ اس کے متعلق لیڈنگ آرٹیکل اخباروں میں دئے جاویں جو کہ اس امر کا بدیہی ثبوت ہے کہ قوم کی توجہ کما حقہ مدرسہ کی طرف ہرگز نہیں ہے اور جب مدرسہ کا اصل فرض یعنی جو کہ تعلیم ہے وہی ابھی تو [illegible] ہے اور اس [illegible] طور پر [illegible] موثر اپنا کام سرانجام نہیں دے [illegible] اسکی [illegible] کو اور بڑھا دینا میرے نزدیک [illegible] قیاس یہ ہے کہ جہاں تک ہو سکے [illegible] مدرسہ کی احتیاجوں کو پورا کیا جاوے۔ [illegible] اس کا تدارک کما حقہ [illegible] ضرورت [illegible] امداد کی چندوں اور [illegible] سے اوپر [illegible] اراکین مدرسہ کو اس کے غم [illegible] میرا دل خود چاہتا ہے کہ صنعت و حرفت کی شاخ یہاں جاری ہو اور منتقی صناع اور اہل حرفہ طیار کرکے [illegible] دنیا کے آگے پیش کریں اور میں صنعت و حرفت کی حقارت کی نظر سے ہرگز نہیں دیکھتا لیکن تاہم ابھی اس قسم کی تحریکوں کو [illegible] وقت خیال کرتا ہوں خدا تعالیٰ کا ہر ایک فعل تدریج سے ہوتا ہے اور اس [illegible] فضل الٰہی سے ہمیں حاصل ہوتا ہے ہرگز نظر انداز نہ کرنا چاہئے۔ امام کی بعثت کی بڑی غرض اللہ تعالیٰ اور یوم آخر پر ایمان کے حصول کی ہوتی ہے اور اسلئے اسکی تفہیم پر فائدہ حاصل کرنے کا سارا دارو مدار تقوے پر ہوتا ہے پس جو تقوے پر قوم کی بہبود کا دارومدار ہو اسکے لئے کوشش کرنا ہمارا فرض عین ہونا چاہئے صنعت اور حرفت کی نوع انسان کو ضرورت تو ہے لیکن یہ ایک ایسی ضرورت ہے کہ جسے ایک غیر متقی شخص بلکہ ایک دہریہ اور کافر اور فاسق بھی پورا کر سکتا ہے اور اس کی کوئی خصوصیت تقوے اور روحانیت سے ہرگز نہیں ہے اسلئے میری ذاتی رائے یہی ہے کہ بجائے صنعتی شاخ کے اس فتح کی یادگار میں مدرسہ کو ہر ایک پہلو سے مکمل کرنا چاہئے میرے خیال میں اسکی تکمیل صرف اس بات سے ہرگز نہ ہوگی کہ چندہ دینے والے موجودہ احباب اپنے چندوں کی تعداد بڑھا دیں بلکہ چند ایک افراد ہر ایک مقام پر یہ اپنا فرض منصبی خیال کریں اور پکا عہد کریں کہ وہ ذیل کے امور پر ہمیشہ ساعی رہینگے۔

اول یہ کہ جو اصحاب آجتک چندہ نہیں دیتے انکو چندہ دینے کیطرف رجوع دلایا جاوے اور ماہواری چندہ بڑی تعداد میں جمع کرکے ارسال کیا جاوے

دوم یہ کہ احمدی لڑکے جو کہ غیر مکاتب میں تعلیم پاتے ہیں ان کو قادیان ارسال کیا جاوے۔

دوسرا امر بہت ہی ضروری امر ہے جسکی طرف بہت کم توجہ احباب کی ہے حالانکہ میرے خیال میں اس مدرسہ کے قیام کا بڑا مدار اسی پر ہے اور جن لوگوں نے اسے ایک غیر ضروری امر سمجھا ہے انہوں نے ابتک اس مدرسہ کی قدرشناسی سے کوئی حصہ نہیں لیا اور نہ نصرت کا حق ادا کیا ہے جب تک ہمارے دوست اپنے سینوں کو اولاد کے داغ ہجر سے نہ داغینگے۔ وہ اس قومی فرض سے کبھی سبکدوش نہ ہونگے ہر ایک امر کی تکمیل کیلئے ایک قربانی کی ضرورت ہوتی ہے مدرسہ تعلیم الاسلام کی تکمیل اسیوقت ہو سکتی ہے جبکہ وہ اپنی اولاد کی محبت کی اور اپنے مالوں کی قربانی کریں گے جس قلمی اور لسانی جہاد کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام مبعوث فرمائے گئے ہیں اگر اسکے لئے ہم کوئی فوج طیار کر سکتے ہیں تو وہ ہماری ذریت اور یہ مدرسہ اسکا اور نیہی ہے۔ ورنہ یہ تو ظاہر ہے کہ اب سیف و سنان کے جہاد کی ضرورت نہیں ہے۔

پس میری رائے یہی ہے کہ اس مقدمہ کی یادگار میں ایک مالی فنڈ کھولا جاوے جس میں ہمارے احمدی دوست بڑھ بڑھ کر گوئے سبقت لیجانے اور مدرسہ کے متعلق صدیقی ثواب حاصل کرنے کی کوشش کریں۔

شیخ صاحب موصوف کی تحریک پر قیام یادگار کیلئے چندہ کی ترسیل میں ہرگز فرق نہ ہونا چاہئے۔ یادگار کے لئے جسقدر چندہ ہو اسکا صرف وعدہ نہ ہو بلکہ عملی طور پر ضرور بھجدیا جاوے کیونکہ اکابرین ملت اور حضرت امام الزمان کے مشورہ سے جو یادگار تجویز ہوگی۔ وہ اس میں صرف ہو سکیگا۔ سردست اس بات کو امر فیصل قرار دیا جاوے۔ کہ یادگار ضرور قائم ہوگی کیا اور کس طرح ہو اسے زیر بحث سمجھا جاوے اور اسکیلئے چندے فورا ارسال کریں ؛

اشاعت اخبار کی اشاعت کیطرف احمدی جماعت کی خاص توجہ درکار ہے قادیانی فرزندیاں دن بدن ترقی کر رہی ہیں جس سے ہمارے دوستوں کو مالی جہاد کا موقعہ مل رہا ہے۔ میں اس پر ایک مبسوط آرٹیکل دینے والا ہوں کہاں ضرورتوں کے بڑھنے میں کیا سر الٰہی ہے۔ اور کیوں ہمارے دوستوں کو اسطرف متوجہ ہونا چاہئے۔

میں ان احباب کا مشکور ہوں جنہوں نے روپیہ لاقیمت منظور فرماکر کارخانہ کی عزت افزائی کی ہے لیکن اصل امداد کارخانہ کی اشاعت ہے کہ جس سے اسکی سرسبزی و شادابی ہوتی کوشش کرنی چاہئے کہ ہر ایک احمدی دوست کے ہاتھ میں یہ ارزاں پرچہ موجود ہو ہر ایک ایسا دوست جس نے اس پرچہ کو ۳ روپیہ یا اس سے زاید پر خریدا ہے اسکی سفارش پر یا اپنی جیب سے کسی دوسرے کے نام جاری کرنے سے ہمارا یہ پرچہ اخبار جاری ہو سکتا ہے امید ہے کہ میرے احمدی دوست اس موقعہ سے ضرور فائدہ اٹھاویں گے

یہ مقدمہ کی فتح کی یادگار ہے

اعلےٰ درجہ کا مُصفّی اور مقوّی سارساپریلا یعنی **عجیب و غریب چہار جوہر** - طلسمی اور حکمی مُصفّیاتِ خون اور مقویاتِ بدن کا مجموعہ ہر ایک بکس چہار جوہر کر چار دل شیشی کی دوائیں بگڑے ہوئے خون کو نہایت صاف کر کے تمام خونی اور جلدی بیماریوں کو جڑ سے دفع کرتی اور ہر طرح کی طاقت بخشتی ہیں چار سو چار دوائیوں کا ست اور جوہر فی شیشی ۸ خوراک چاروں شیشیوں میں ۳۲ خوراک ۳۲ روز کے استعمال میں مرد اور عورت لڑکے اور بوڑھے سب کو تمام عمر کے لئے صحیح و سالم اور چست و چالاک بنا دیتا ہے - شیشی نمبر ایک جوہر عشبہ وغیرہ - شیشی نمبر ۲ جوہر چرائتہ وغیرہ - شیشی نمبر ۳ جوہر شاہترہ وغیرہ - شیشی نمبر ۴ - چوب چینی کا جوہر وغیرہ - چہار جوہر اپنے استعمال کنندہ کو ہیضہ - طاعون - کھانسی - بخار و پیچش و اسہال سے ہمیشہ محفوظ رکھتا ہے - آتشک - سوزاک - گٹھیا - خارشت - داد - اکوت - پھوڑا پھنسی سفید داغ - جذام - کوڑھ - ناسور - کنٹھ مالا - بواسیر - نواسیر - گنج - سوکھنڈی وغیرہ کے فسادات کو ہمیشہ کے لئے صاف کر دیتا ہے - ۳۲ خوراک کی چاروں کو شیشیاں ایک ٹین بکس میں مقفل کر کے معہ کنجی و کاغذ طریق استعمال کے خریداران کو دیجاتی ہیں - قیمت فی بکس آٹھ روپیہ - پیکنگ و محصولڈاک ایک روپیہ چھ آنہ - **اکسیر حیات یعنی نمک نباتات** متعدد جڑی بوٹی اور تمام مفید دوائیوں کے اور میووں کے ست اور جوہر سے کیمیاوی طور پر ترکیب دیکر بڑی محنت اور جانفشانی سے یہ نمک تیار کیا گیا ہے - اوّل درجہ کا مقوّی معدہ ہاضم غذا و دافع قبض و ریاح و پیچش و بھوک پیدا کرنے والا - اور خون صالح پیدا ...... کر کے از سر نو طاقت بخشنے والا - اور گنتی ہی دنوں کا پرانا طحال اور بخار یا ورم جگر ہو بہت جلد دفع کر کے صحت و تندرستی کا ہمیشہ قائم رکھنے والا مرد اور عورت و والدین میں توالد و تناسل کا مادہ پیدا کرنے والا ہے - بے اولادوں اور بانجھ عورتوں کو ایک بڑی بوتل استعمال کر کے فضل خدا کا امیدوار رہنا چاہئے - قیمت فی شیشی ۱۴ خوراک ایک روپیہ - پیکنگ و محصولڈاک ۶/ - و قیمت دو شیشی ۲ روپیہ تین شیشی ۳ چار شیشی ۴ - شیشی للعہ - پیکنگ و محصولڈاک وغیرہ - علاوہ قیمت فی بوتل جسمیں ۱۲۵ خوراک یعنے آٹھ شیشی نمک رہتا ہے - پانچ روپیہ - محصولڈاک و پیکنگ عہ ہزارہا آدمیوں نے کامل فائدہ حاصل کیا ہے - آپ بھی تجربہ کیجئے - اور فائدہ اٹھائیے - یہ معمولی نمک نہ سمجھئے - یہ نمک امراض ذیل میں حکمی فائدہ بخشتا ہے - دائمی قبض - بدہضمی - پیٹ میں درد اور نفخ ہونا - کمی اشتہا یعنی بھوک کا نہ معلوم ہونا - طحال یعنی تاپ تلی ضعف معدہ یعنی غذا کا بخوبی ہضم نہ ہونا - اور بار بار پاخانہ ہونا - وبائی امراض مثل ہیضہ و تخمہ - پیچش اسہال - درد گردہ - درد قولنج - درد کمر - وجع مفاصل یعنی گٹھیا - درد سر - کھانسی - دمہ - ضعف دماغ ضعف بصارت کمی باہ یعنی نامردی - جریان یعنی دھات پتلی ہو کر بہنا - سوداوی امراض مثل آتشک سوزاک اور جلدی امراض مثل خارشت - داد - سفید داغ اور عورتوں کے اجرائے خون ماہواری - دبا و گولہ وغیرہ کو حکمی فائدہ بخشتا ہے - بچوں کے دانت نکلنے کے لئے نہایت ہی مفید ہے دل و دماغ کو قوۃ اور فرحت بخشتا ہے - طبیعت کو خوش اور بشاش رکھتا ہے - فکر اور تردد کو دفع کرتا ہے - خاص کر معدہ اور جگر کی تمام خرابیوں کو دور کر کے اسکی اصلی قوۃ اور حرارت کا محافظ رہتا ہے - ہیضہ اور طاعون کے زمانہ میں اس کا استعمال اکسیر کا کام دیتا ہے - اگر احتیاط اور التزام کے ساتھ ایک بڑی بوتل اس نمک کی استعمال کیجاوے - تو قریب ڈھائی سیر کے تازہ اور صاف نیا خون اور گوشت عموماً دوران میں پیدا ہو سکتا ہے - جس سے ہر طرح کی نئی طاقت اور قوۃ یقیناً پیدا ہوگی - یہ امر مسلم ہے - کہ اکثر بیماریاں معدہ کی خرابی کے سبب پیدا ہوتی ہیں - اس لئے اس کا نام اکسیر حیات رکھا گیا کیونکہ پوری ایک بوتل کے استعمال کرنے سے معدہ میں انتہا درجہ کی قوۃ ہاضمہ پیدا ہوتی ہے - کیسی ہی سستی اور کمزوری اور لاغری ہو - فوراً دفع ہو کر انسان موٹا تازہ ہو جاتا ہے - اور ایک نیا رنگ و روپ پیدا ہوتا ہے - گویا از سر نو زندگانی حاصل کرتا ہے - **طاقت پیدا کرنے کی عمدہ دوا یعنی معجون تقویت** - یہ دوا سر سے پیر تک ہر طرح کی نئی طاقت پیدا کر کے انسان کو ہمیشہ تندرست رکھتی ہے - اعضائے رئیسہ یعنی دل و دماغ اور جگر و گردہ کی تقویت کے لئے اکسیر ہے - فسادات نزلہ و زکام کو قطعاً بند کر کے دل اور دماغ میں اوّل درجہ کی طاقت پیدا کرتی ہے - ترقی بصارت و حافظہ و ذکاوت کے لئے سریع التاثیر ہے - قیمت فی بکس جس میں ۳۰ خوراک دوا رہتی ہے پانچ روپیہ - پیکنگ و محصولڈاک عہ - **گٹھیا کی اکسیر دوائی یعنی روغن اوجاع** - کیسی ہی سخت تکلیف وہ گٹھیا یا عرق النسا یا درد کمر یا درد شانہ وغیرہ ہو - چند روز اس تیل کی مالش سے درد اور ورم اور تمام تکلیفات بالکل دفع ہو جاتی ہیں - قیمت فی شیشی ایک روپیہ - پیکنگ و محصولڈاک ۶/ - **آنکھوں کیلئے نئی روشنی یعنی سرمہ نوری** - اصلی ماميرا اور ایک سو مفید و مقوی بصر ادویات و محلول جواہرات سے یہ سرمہ تیار کیا جاتا ہے - جالا - ماڑا - پھولی - دھند - غبار - ناخونہ - رتوندی - پڑوال - کھجلی - پانی کا بہنا - سرخی چشم - درد - کھٹک وغیرہ غرض آنکھ کی کل بیماریاں دفع کر کے آنکھوں میں نوجوانوں کی طرح نئی روشنی از سر نو پیدا کرتا ہے چند روز کے استعمال سے آنکھوں کی روشنی کو تمام عمر کے لئے قائم کر دیتا ہے - قیمت فی شیشی ایک روپیہ - پیکنگ و محصولڈاک ۵/ - **دانتوں کی صفائی اور مضبوطی کیلئے اعلیٰ درجہ کا مقوی دندان و خوشبودار منجن** دانت اور آنکھ انہیں دونوں سے زندگی کا مزہ ہے - اگر انمیں کوئی خرابی آئی - تو پھر زندگی کا لطف نہیں اس لئے ہر شخص پر انکی داشت اور حفاظت نہایت ضروری ہے اور لازمی ہے - اس منجن کو آپ چند روز لیجئے - پہلے اپنے دانتوں کی صفائی اور مضبوطی کو دیکھئے - کیا ہی درد ہے - فوراً دفع ہو جائیگا - اور تمام دانت موتی کی طرح چمکنے لگیں گے - دانتوں کے کھوکھلے پن اور مسوڑھے کے ورم اور درد اور خون و بدبوئے دہن اور منہ و زبان کے تناقص کے دفعیہ کے لئے یہ منجن اکسیر ہے - قیمت فی بکس آٹھ آنہ - پیکنگ و محصولڈاک ۵/ - علاوہ ازیں آتشک سوزاک جریان - پیچش - اسہال - کھانسی - دمہ - بواسیر - ریگ مثانہ - طحال - خارشت - اختلاج قلب - سفید داغ - داد - بہرہ پن کی دوا - زخم - پھوڑے کے لئے مرہم غرضیکہ مخصوص کے لئے ہر مرض کی دوائیں اس دواخانہ میں موجود ہیں - جن کا تجربہ عرصہ دراز سے تمام ہندوستان میں نہایت کامیابی کے ساتھ ہو رہا ہے - دو پیسے کا ایک ڈاک ٹکٹ بھیجکر بڑی فہرست اس دواخانہ کی منگا کر ملاحظہ فرمائیے جسمیں کل دواؤں کا تفصیلی حالات مع طریق استعمال و سارٹیفکٹ وغیرہ کے درج ہیں - آپ اپنا نام پتہ - ڈاکخانہ خوب صاف لکھئے اور اگر کوئی ریلوے سٹیشن نزدیک ہو - تو اس کو بھی لکھئے - ہمارا پتہ یہ ہے - **حکیم شیخ ولی محمد اینڈ کمپنی اکسیر اعظم - میڈیکل ہال - مقیم گنج - شہر بنارس - نوٹ** - ہم کو مندرجہ مذکورہ بالا دوائیوں کی اشاعت کے لئے ہندوستان میں ہر جگہ ایجنٹوں کی ضرورت ہے - جو صاحب چاہیں - لکھ بھیجکر فیصلہ

راستی کا اظہار

کارخانہ کو بدگمانی سے بچانے کیواسطے صرف ایک عمدہ ذریعہ نکالا کہ ہر ایک ڈاک کا نمونہ صرف پوسٹ کارڈ آنے پر مفت بھیجا جاوے - اور کارخانہ ہذا اس کے محصول کا بھی متحمل ہوا - **سونے چاندی کی گولیاں** -

یہ حبوب اسم بامسمّی اعلیٰ درجہ کا مقوی - دل و دماغ معدہ باہ میں اُن پوشیدہ کارروائیوں سے جو کہ خود کردہ بے اعتدالیوں سے پیدا ہوتی ہیں لاثانی دوا ہیں یہ حبوب خاص کر حلق میں اُترتے ہی اپنا اثر کرتی ہیں اور

بالعموم بے اولاد کو با اولاد اور کمزور کو دلاور اور جوان کو طرحدار اور بوڑھے کو باکار بنانے میں اکسیر ہیں - قیمت حبوب صرف عہ

سرمہ نورانی

یہ سرمہ صرف ممیرہ کا ہی نہیں ہے بلکہ دیگر مشک کافور لیدلیبی لیبی ادویات مخلوط کر کے تیار کیا ہے جو امراض چشم کو فوراً دفع کرتا ہے اور جالا پھولا - دھند غبار شبکوری ناخونہ وغیرہ امراض دیرپا کو فوراً اڑا دیتا ہے بینائی کا لحاظ اعلیٰ درجہ کا ہے - ہماری تعریف پر خیال نہ کیجئے - المشتہر حکیم سرفراز حسین محمد حسین پروپرائٹر کارخانہ احمدیہ بلبگڈہ ضلع دہلی

کشف الاسرار اور ظہور کرشن اوتار

یعنی حضرت مسیح موعود کے دعویٰ کرشن اوتار کے دلائل و ثبوت میں ایک رسالہ مولوی محمد احسن صاحب امروہی تصنیف فرما رہے ہیں درخواستیں دفتر البدر میں آویں